

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام خدا بخش کر پتوالی جہان کے تسبیح و ثناء کے لیے
 ہی بڑا انعام اور سکا ہم پر ہے کہ یہ سچا اور سنے ہماری ہدایت کے لیے رسول اکرم
 نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوصحابہ و سلم کو یہ سید الکونین خاتم المرسلین

آخر آمد بود و رفت اولین	محمد	سید ابد او کیوں نامد و گشت
شیخ الخلق ختم المرسلین ہی	وزا محکو نہیں شبہ یقین ہی	محمد بیان سول آخرین ہی
قنات کا شفیق اولین ہی		

فقیر سید مراد علی ولد مولوی سید غلام محمد طفلی اکبر آبادی سہیل
 کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ایک استظار التذویج جسکو مولوی محمد مدین
 عازمی اور مولوی سراج الدین اور مولوی عید الرحمن صاحب صدر مین وغیرہ
 نے تحریر فرمایا تھا اور انہیں سخت کلامیان ہری ہوی تھیں اور سکا جواب مسابہ
 کو اور ہری ایک ہفتہ میں تحریر ہوا اور چپ کر تقسیم ہی ہو گیا یہ دو سہ جواب تھے
 بہ ابد او اسٹہ کہ با ستفا ہی روایات حدیث و تہذیب و روایات کتب فقہ و اصول
 و جمہور و دوسرے طائیفہ سے مرتب ہوا تاکہ سب مسلمان بہرہ یوان کو اور بہرہ یوان

سنے سے لگاتار تادم ہو پچے جو بزرگ جواب اسکا تحریر فرما دیں تو برائی کر کے سخت
 کلامی سے خاکسار کو معاف کریں اور امر حق سے تجاوز فرما کے انصاف کریں ترتیب
 اسکی دو باب پر ہے باب اول روحل مقصود استقار الترویج میں ہے اور
 باب دوم روحل بقوات اصحاب استقار الترویج کے باب اول معنی ہے کہ
 راقم نقش قیام رمضان کو جبکہ نماز تراویح کہتے ہیں بدون تخصیص و تعیین عدد رکعات سنت
 جانتا ہے کہ انہیں ترغیب اور تحریص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامی ہے چنانچہ
 مسلم نے اپنی صحیح میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے رخصت دلاتے تھے صحابہ کرام کو قیام رمضان میں بدون اس کے کہ کس قدر
 اوسین ساتھ تاکید اور ایجاب کے پس فرماتے تھے جو شخص کہ قیام کرتا ہے رمضان کا
 ہر روز ایمان اور تصدیق بہ ثواب اور طلبِ جہ و ثواب کے بخشے جاتے ہیں گناہ او
 کے جو گناہ ہو چکے ہیں اور ابن ماجہ نے اپنے سنن میں عبدالرحمان بن عوف سے روایت
 کیا ہے کہ ہمارے عبدالرحمان بن عوف نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا جہنما
 رمضان کا پس فرمایا آپ نے کہ یہ مہینہ ہے کہ فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے واسطے
 ہمارے اس کے روزہ کو اور سنت کیا ہے مہینے ہمارے لئے اس کے قیام کو
 پس جو شخص کہ روز میں کھائے رمضان کو مہینہ کے اور قیام کرتا ہے اس مہینہ کا ان روزوں
 ایمان اور طلبِ ثواب کے تو کھل آتا ہے اپنے گناہوں سے مانند اوس من کے
 کہ جتنا تا اوں کو ماؤں کی تے اور ائمہ رکعت تراویح کو فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتا ہے
 او میں رکعت سنت خلفائے اشدین میں کہ اسی پر اب تک عمل ہوا ہے لیکن صرف کلام میں
 کہ جو شخص اللہ رکعت تراویح اس نماز سے کہ عدد ثابت آنحضرت سے اس ہی رکعت ہو گیا
 تو جو جب اس آیت کریمہ کے جو کان لکھ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما یا ملاء استہ یا نبینا
 جو ثواب اٹا آنحضرت سے یا نبینا اور لکھ ہے کہ جو شخص ملامت میں کلمہ تحریر ثواب اتباع

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ صحیحین وغیرہ میں مروی ہے کہ عید الفطر پر
 نذرین سنتیں ہیں اور لوگوں سے کہہ کہ تھبت بالی من سے کہ عید الفطر پر
 عید کی آخر وقت تک لیکن نہ بڑا وہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دو رکعت ہیں
 یہ سقر کی رو فرمایا اللہ کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ گو میں رکعت پڑھتے ہیں ہی بہ
 سب اتباع سنت خلفای راشدین اور ثواب حاصل ہوتا ہے تو معلوم کرنا چاہیے
 کہ اول مولوی محمد زین الدین نے کہ یہ پیر تصحیح مولوی محمد شیخ بخاری پوری کی
 ہی لکھا ہے کہ پڑھا تراویح کا سنت موکدہ ہے اور تعداد اس کی بقول صحیحین میں
 ہے چنانچہ تلمیذ کتب معتبرہ میں موجود ہے انتہی پر اس تقریب میں جو بیان ہے
 وہ یہ میں فی اللہ المختار تراویح سنتہ موکدہ وہی عشرہ دن رکعتہ و فی تراویح وہی
 عشرہ دن رکعتہ و بقول محبوبہ و علیہ عمل الناس شیعہ و ما و فی الثانی س فی رمضان
 عشرہ دن رکعتہ بعشر تہیات اور یہی مضرت ہی کل کیلئے تراویح و تراویح و تراویح
 موکدہ باجماع الصحابہ رضی اللہ عنہم و علیہ عمل الناس و من انکار کہ ناسنتہ فو تبیع ضلالت غیر مقبول
 السماوات اونی الراوی سنتہ لایح ترکہ الا لامنتہ تھبت لی ما عاتما و ہوا و لم یسہر
 من ان یقبلہ الا الروفق و یصلون فی کل لیلۃ عشرین رکعتہ اور دوسرے مولوی علیہ رحمات
 منیہ نے لکھا کہ تمام کتاب فقہ المال میں ہے تراویح میں رکعت سنتہ موکدہ
 اور پھر مولوی عبدالحق خان پوری نے بھی میں رکعت کو سنتہ موکدہ کہا اور چوتھے
 مولوی علی محمد یاس نے کہا تراویح میں سنہ موکدہ میں رکعت ہیں اکثر کتب فقہی
 میں ثابت ہوتا ہے اور میں تقریب میں فتح القیوہ سے نقل کیا کہ تراویح نماز سنتہ
 تراویح اختلاف الراشدین اور پھر محمد بن مولانا شہادت میں ہمارے ہمارے
 اس پر غلبہ ہے کہ میں رکعت تراویح کو سنت ہی قرار دے گا کہ غرضت کے میں
 رکعت پڑھتی ہیں اور مولوی صراح الدین نے لکھا کہ

تراویح کو سب علماء اہل سنت جماعت نے اور پیشی مولوی سیف علی محمد نے لکھا ہے
 سہی کتابوں فقہین میں سب کتب سنت ہونے تراویح میں صراحت نہ کرے اور اجماع اہل اسلام
 شرفاء و عوام اور عربین و شریفین نہ ہو جائے شرفاء و عوامی و راجح ہیں کسی شخص نے اہل اسلام سے
 اس امر سے اجتناب کیا اور مخالف اسکا ابتداء ہوا تو کہتا ہے کہ جو شخص اصحابِ نبوی
 میں سے قابل اسکا ہے کہ میں کتب تراویح سنت ہو کہ وہ میں قول اسکا صحیح غلط ہے اس
 کہ سنت ہو کہ وہ ہے کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی بنفس نفس و اطاعت فرمائی ہو جیسے
 بظاہر خطہ عبارات کتب فقہ اور اصول فقہ جو نقشہ میں بعد اسکی مندرج ہیں ظاہر ہو جائیگا اور میں
 رکعت کا پڑھنا بھی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے چہ جای کہ مذہب آپ
 کی میں رکعت پر ثابت ہو اور حدیث ابن عباس میں جو آیا ہے کہ آنحضرت پڑھتے تھے رمضان
 میں ہر روز رکعت سنانہ و ترکے سو ایک راوی اسکا ابراہیم بن عثمان البوشنی ضعیف و اتفاق
 راوی غاویہ رجال کا ان کے ضعف پر اور معتدایہ حدیث مخالف ہو ساتھ حدیث حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا کے جو صحیح بخاری و دیگر میں ہے کہ فرماتی ہیں حضرت عائشہ کہ نہ تھی آنحضرت کو
 اللہ شہید و سلم کہ زیادہ کرتی ہوں رمضان میں اور بغیر رمضان میں گیارہ رکعت پر اور ساتھ حدیث
 جابر رضی اللہ عنہ کی جو ابن خرمیہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ کہا جاتا
 ہے کہ تار شریفی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اٹھ رکعتیں ہر روز پڑھتی
 ہیں بعض کتب حنفیہ میں جو سنت ہو کہ وہ ہوتا تراویح کا لکھا ہے کہ ہر رکعت میں وہ بیس رکعتیں
 تو سنی الامکان انکی کلام کو محل صحیح چیل کرنا مناسب ہو اسطوریکہ مولو انکی تراویح سے
 اس حکم میں کہ تراویح سنت ہو کہ وہ ہر نفس تراویح کو نہ عدد و تعیین تراویح کا اور اس سے کہ تراویح
 میں رکعت نہ ہو کہ عدد رکعات تراویح میں ہزار اور چھوٹی نہیں رکعت میں قطع نظر ہے
 کہ یہ عدد و وقت ہو کہ وہ غریب و مستحب ہے یا یہ میری مشرور رکعت کی مشرور رکعت علی القبول
 اختصار میں لا توان فی ذکر رکعات و اہم میں ہوا علیہ سنت ہو کہ وہ ہر میں رکعت کا انکی کلام

ہے لازم نہیں آتا ہو یعنی صحیح بخاری کی شرح میں لکھا ہے کہ عدو تب قیام رمضان
 میں اختلاف علماء احوال کثیر ہے اور ائمہ احوال میں سے قول حنفیہ کو ساتھ میں
 رکعت کی شمار کیا ہے ہر چند نفس تراویح کو بھی سنت مکرہ کہنا بطور مجموعہ غلط ہے فاضل
 اصول کے لیکن میں رکعت کی سنت مکرہ کہنے سے اہول ہے اور باقی سنتوں اور
 شروح اور فتاویٰ کثیرہ حنفیہ میں سنت ہونا تراویح کا یا بس رکعت تراویح کا بدعتی قید
 مکرہ کے لکھا ہے جو کہ تراویح یا بس رکعت تراویح کا سنت ہونا اتنی ایسی عقل کے
 کہ جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادۃ موافقت فرمائی ہو تصور نہیں ہے کہ تراویح
 کہ تراویح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد اور نماز تہجد کے بعد ہونے کے بعد
 میں ہی پس تراویح نقل ہوگی کہ موافقت حضرت سے ہمارے لیے سنت ہو جائے
 اور بس رکعت کا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پریشانی ثابت نہیں ہے کہ تراویح
 بس رکعت پر کیونکر نیاں میں آسکتی ہے بلکہ سنت کا کتب ہو میں اس میں بھی پریشانی
 صحیح ہے بلکہ محل صحیح اور نہ سیکرہ ہے نہ سنت ہے کہ جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 موافقت نہ ہو اور اس سنت کو مستحب ہو کہ میں اور یہ سنت سنت مکرہ کہنا یہ گونا گونا گویا
 خلفائے راشدین کی سند اس پر ہوا اس لیے کہ سنت مکرہ اسی میں کو کہتے ہیں کہ جبکہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس تراویح عبادۃ فرمائی ہو تو اس کو کہتے ہیں کہ
 نے موافقت فرمائی ہو یا نہ موافقت حضرت کے علاوہ اس کے میں رکعت تراویح
 میں تراویح تراویح راشدین ہی متفق نہیں ہیں کہ کسی روایت صحیح سے تبدیل رکعت
 میں حضرت عمر ابو حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کا ثابت نہیں ہوا ہے قصہ شہ
 و فہم الراۃ میں شیخ بن جریر نے منقول ہے کہ کہ ان میں سے کسی نے تراویح کو
 فرمایا کہ راشدین میں یہی طریقہ ہے میں نے سنا ہے کہ کسی نے عبادۃ فرمائی ہو
 میں میں رکعت تراویح ہر دو نمازی کا بھی میں سے کہ مال مال کے بعد تراویح

[illegible]

مؤلف مروی ہے الیٰ حنیفہ سے پہلے تو قطع نظر اس کے کہ یہ روایت ہر ابی یوسف کی الیٰ حنیفہ سے
 کہ نقل کیا ہے اسکو اسد بن عمر نے اور زوایت حسن بن ابی حنیفہ سے سنت ہو تا اور
 کہ ہون قید ہو کہہ چکے آیا ہی تو محمل ہے کہ اسد بن عمر نے اپنے قسم سے لفظ ہو کہہ کو
 بنایا ہو چنانچہ ہمدانیکی ہی وہ جو جامع صغیر میں کہ کتب طحاہ الروایۃ سے لفظ ہو کہہ
 اسکو تو کہہ کیا ہی نہیں کہ کتب کا سنت ہو کہہ ہونا اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے اس لئے
 کہ ابی یوسف نے روایتوں کا سوال امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے کیا تھا ایک اسکات
 تراویح سنت ہی یا نہیں دوم یہی اسکا کہ حضرت عمر نے جو ہیں کہ کتب پر پڑنے کا حکم روایت
 یہ اختراع ہو کہہ یا مستند سنت سے تو جواب امر ہے کہ امام نے چون دیکھا کہ تراویح
 سنت ہو کہہ ہے اور جواب امر ہو کہہ کا امام نے یہ دیکھا کہ یہ اختراع حضرت عمر میں
 بلکہ مستند سنت ہی سے کہ روایت اسکی کہ نہیں ہو چکی ہے اور کافی کی حدیث
 میں لفظ ہو کہہ کا نہیں ہے اور قادی حجت میں جو یہ اجماع صحابہ اور عمل است سنت ہو کہہ
 ہونا تراویح کا مرقوم ہے سو دلیل اس میں نہیں تراویح کا سنت ہو کہہ ہونا مستند ہے
 یہ ہیں کہ کتب تراویح کا جو کسی سنت ہو کہہ ہو لی باجماع صحابہ سے کیلئے اور ہی اگر مراد
 یہ ہے کہ سب صحابہ قابل اس کے ہیں کہ تراویح سنت ہو کہہ ہے تو صحیح البطلان ہے
 اس لیے کہ ایک صحابی سے بھی سنت ہو کہہ کہنا تراویح کو منقول نہیں ہے اور اگر اس
 یہ ہے کہ سب صحابہ نے تراویح کو پڑھا ہے تو پھر سب صحابہ کا او عمل امت کا اس پر
 عمل استنباط ہے نہ دلیل سنت ہو کہہ ہوئی کی اور پھر یہاں کتب کا تو ہرگز سب
 صحابہ سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور ساری امت کا عمل اس پر ہے بلکہ ہی امام
 انکسہ اور من سعید بن مسعود بن مسعود کہ امر کیا عمر بن خطاب الیٰ ہیں کتب متعمد و اثر
 کو کہہ کہ سنت تراویح پڑانیکا اور ابن ابی شیبہ سے لے لے تصنیف میں مزین ہیں یہ
 لفظ اصحبت ہوئے انیٰ من کہہ اور بیان بن ابی حنیفہ سے کہہ کہ کتب تراویح

پیر مانیو اور اسکو امام مالک نے اپنے نقش کے لئے اختیار کیا ہے اور مختار اسنے بکراہی
 العزلی المالکی بھی یہی ہے ایسا ہی عمدہ تقاری میں اور سعید بن منصور نے اپنے سنن
 میں اور محمد بن نصر نے کتاب قیام اللیل میں سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ کہتے
 تھے سائب بن یزید کہتے تھے ہم پڑھتے حضرت عمر کے زمانہ میں رمضان میں تیرہ رکعت
 یعنی اللہ رکعت تراویح کی اور پانچ رکعت وتر کی اور یہی مختار محمد بن یحییٰ اور ابن عبد البر نے
 استدلال میں اسود بن یزید سے کہ کبار فقہائے تابعین سے سے روایت کیا ہے کہ پڑھتے
 تھے اسود بن یزید چالیس رکعت تراویح کی اور سات رکعت وتر کی اور محمد بن نصر نے قیام اللیل
 روایت کیا ہے امام مالک سے کہ کہا امام مالک نے کہ مستحب ہے تراویح پڑھنا لوگوں کو اور رمضان
 میں اربعین رکعت پھر سلام پیر ہی امام اور رک پڑھتے پڑھنا و س امام لوگوں کو ایک رکعت اور کہا
 کہ ایسے عمل مدینہ میں خیار اور سو برس پہلے تک اور مشہور امام مالک سے چھتیس رکعت میں
 اور ابن وہب سے روایت کیا ہے نافع سے کہ کہا نافع نے کہ نہ پایا میں نے لوگوں کو
 اوس جاکت میں کہ وہ پڑھتے تھے تراویح کو اوشالیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے اور میں
 سے ساتہ تین رکعت کے اور محمد بن نصر نے قیام اللیل میں روایت کیا ہے داؤد بن
 سے کہ مختار تابعین سے سے کہا داؤد نے کہ پایا میں نے لوگوں کو زمان امارت
 ابان بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز میں کہ پڑھتے تھے تراویح کو چھتیس رکعت اور وتر پڑھتے
 تھے تین رکعت اور زرارہ بن اوی قاضی نے سے پڑھنا اٹھائیس رکعت کا فرضی سے اور
 سعید بن اسود سے کہ اکابر تابعین سے سے چوبیس رکعت پڑھنا مروی ہے اور ابی جابر
 سے کہ تابعین میں سے سے سولہ رکعت پڑھنا مروی ہے یہ بہ روایات فتح الباری میں
 عبد القادر بن یحییٰ اور قتادہ بن جبریت ہی کہ مروی ہے ابی الزر سن صاحب حدیث نے
 مروی کیا کہ تمام فقہ المالکی میں یہ تیس رکعت سات سو کہ وہ میں حالانکہ ایک کتاب فقہ کا ہے
 ایک کہ اوتھیں تیس رکعت کو سنت ہو کہ وہ کہا اور خیال ہے اس وجہ کا یہ ہے کہ اس سے عاری

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	تقریر شرح تحریر	<p>و فی فقه الحنفیہ ما و اطلب علی فعله مع ترک ما بلا عذر فغالوا مع ترک ما بلا عذر لیکرم کونه ای الموال عنا یدہ بالاجوب او الواجب لارخصه فی ترکہ بلا عذر ولا یخفی عدم شمولہ بجمع استوائت الموال لطلب ای علی فعله مندوب مستحب</p>	<p>اور یہ تعریف بہت کے فتنہ حنفیہ میں ہے کہ سنت یعنی ہو کر وہی کہ ہوا مطلوبی انحضرت فی او اسکے پہلی پر ساتھ کچھ ترک کے بلا عذر پس کہا فقط حنفیہ نے ساتھ کچھ ترک کو بلا عذر یعنی اس قید کو برپا کیا تاکہ لازم اسی ہونا اور حکما یعنی اس فعل کا کہ جس پر واجبیت کی گئی ہی بد کن و واجب ہونے کے اس پر نہ اس لیے کہ واجب نہیں رخصت ہو اور سکے ترک میں بد کن عذر کی اور نہیں البتہ ہر تہ شامل ہونے کی تقریر کا ساری سنتوں کے لیے اور وہ چیز کہ نہیں موجبیت فرامی ہی انحضرت نے ترک سکے فعل پر وہ مندوب مستحب ہے</p>
۴	کشف بزودی	<p>و کر البتہ و ان اسندت نظر افضل و طلب علیہ سون الہد صلی اللہ علیہ وسلم</p>	<p>و کر البتہ البتہ یہ ہے کہ اگر اس کی سے میں اگر ای پندت میں ہو کر وہ</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		مثل شد فی الصلوات و استنزل الوائیت و حکمنا انہ ینیب الی تحصیلہا و یلام علی ترکہا مع حق اثم یمیر و کل نفل لم یطہر علیہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم بل ترکہ فی حالہ کالطہارۃ لکل صلوۃ و تکرار نفس فی اعضار الوضو الیہ فی الخیر و فان ینیب الی تحصیلہ ولکن لا یلام علی ترکہ و لا یحقہ تبرک ہو	پس ہر نفل ہے کہ مواظبت فرمائی ہو اور پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخذ شدہ کے نماز میں اور سنون راستہ پر اور حکم ان سنتوں کا یہ ہے کہ بلایا جاتا ہو طرف اوکے حاصل کرنے کے اور کثرت کیا جاتی ہو اور کسی چوڑنی پر یا لاجت ہونے تو طری سے گناہ کے اور جس نفل پر مواظبت فرمائی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ چوڑیا ہو اور کو کسی حالت میں مانند طہارت کے ہر نماز کے لیے اور کر دہ ہونے کے اعضا و روضہ میں اور ترتیب کی وضو میں پس تحقیق شان یہ ہے کہ بلایا جاتا ہے اور کسی چوڑی پر اور نہیں لاجت ہوتا ہے اور کو ساتھ اہل چوڑی نہ کے ترجمہ -
۲۰	صحیح صادق نہار	فی قولہ منہ الہدی و ہدی استغنیہ التی و انب علیہا جملہ لعلہ فاخذہ ہدی ترکہا صلاۃ و زواجد	اور سنت و فرم ہدی سنت الہی اور سنت ہو کہ مواظبت فرمائی ہو حضرت زید سے بجبت عداوت جو نہ کہ میں لینا

شماره	نام کتاب	جہارت	تہذیب
		<p>بنام کوئی بی عذر و این در سنت ہر ہیست کہ عبارت از سنتی است کہ ملاوت حضرت پیغمبر علیہ السلام برو تقصید عیادت بودہ باشد و عمل کردن با و انگیل وین باشد مثل خوان و آقامت و جماعت و سنتی کہ در پنج وقت نماز است و این رہنت مؤکدہ غیر گویند واضح باشد کہ سبب اتحقاق ثواب بکردن سنت است کہ کردن او متابعت است بحضرت علیہ السلام و متابعت حضرت جود ثواب است و سبب استحقاق عقاب ترک سنت کہ ایک ضابطہ است بحضرت علیہ السلام و این موجب عقاب است فاما ترک سنتی کہ زوائد کہ عبارت از سنتی است کہ ملا حضرت علیہ السلام بر ایشان تفویض نمودہ باشد مگر عبادت و عبادت</p>	<p>ساتہ کرنے کے اور استحقاق عذاب ہیست کہ عبارت از سنتی است کہ ملاوت حضرت پیغمبر علیہ السلام برو تقصید عیادت بودہ باشد و عمل کردن با و انگیل وین باشد مثل خوان و آقامت و جماعت و سنتی کہ در پنج وقت نماز است و این رہنت مؤکدہ غیر گویند واضح باشد کہ سبب اتحقاق ثواب بکردن سنت است کہ کردن او متابعت است بحضرت علیہ السلام و متابعت حضرت جود ثواب است و سبب استحقاق عقاب ترک سنت کہ ایک ضابطہ است بحضرت علیہ السلام و این موجب عقاب است فاما ترک سنتی کہ زوائد کہ عبارت از سنتی است کہ ملا حضرت علیہ السلام بر ایشان تفویض نمودہ باشد مگر عبادت و عبادت</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>آنحضرت پر ہو یا باشد و تا کہ ان معاتب نہو شود همچون دراکرون قنارت در نماز و طول رکوع و سجود و خوردن و پو چیزی بہت بہت و چای بہت را پیش نہاؤن و روقت در آمدن در جای و مانند اینہا کہ عمل کردن ہا ستحسنت اما ترک این اعتقابی ہست</p>	<p>عقاب ہی پس آپرست ہون روایت کے ترک ہون کہ عبارت اون شتوں سے ہیں کہ ہدایت حضرت علیہ السلام کی اون پر بقصد عبادت نبوی ہو بلکہ عادت شریف آنحضرت ہون تارک و کلا معاتب ہنن ہوتا ہے مانند دراکرون قنارت کے نماز میں اور وزنی رکوع اور سجود اور کھانا اور پینا کسی چیز کا ساتھ بہت ہاتھ کے اور سید سے پاؤں کو اگی کرنا وقت آنے کے کسی جگہ میں اور مانند اس کے کہ عمل کرنا ساتھ ان کے مستحسن ہے آپرستہ ان کے ترک کے عقاب ہنن ہے</p>
			<p>روایات حدیث کہ پینا آنحضرت صلعم اور صحابہ وغیرہم کا اٹھ رعت تراویح کا اوشی ثنابت ہی اور اقوال علماء تائید میں اسکی اور روایات کتب فقہ کہ جس میں ائمہ کرام کت کو سنت ہونا نسخ اور روایات شروع حدیث وغیرہ چہن عدم توقیت عدد تراویح میں ثنبتا رہے ہیں</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	توضیح
۱	عن ابی سنان سال عاشق و معشوقه	روایت میانی است که در کتاب کشف کلام و در کتاب فوائد کلمات و در کتاب فی غیر و علی احدی عشر و کتبه	روایت میانی است که در کتاب کشف کلام و در کتاب فوائد کلمات و در کتاب فی غیر و علی احدی عشر و کتبه
۲	عن ابی سنان سال عاشق و معشوقه	روایت میانی است که در کتاب کشف کلام و در کتاب فوائد کلمات و در کتاب فی غیر و علی احدی عشر و کتبه	روایت میانی است که در کتاب کشف کلام و در کتاب فوائد کلمات و در کتاب فی غیر و علی احدی عشر و کتبه
۳	عن ابی سنان سال عاشق و معشوقه	روایت میانی است که در کتاب کشف کلام و در کتاب فوائد کلمات و در کتاب فی غیر و علی احدی عشر و کتبه	روایت میانی است که در کتاب کشف کلام و در کتاب فوائد کلمات و در کتاب فی غیر و علی احدی عشر و کتبه

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			<p>رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے اپنے خدا کو جان لیا کہ تم اور فلاکات القابلہ کے واسطے کہ وہ ان کے جہنم میں اس حذر و جرم میں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا ہے۔</p> <p>شب آئندہ صبح ہوئے ہم نے اپنے خدا کو اسید واری ہم کہ تکلیف نہ کرنا ہمارے بیان تک کہ صبح کی خبر۔</p>
			<p>عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے اپنے خدا کو جان لیا کہ میں نے اپنے خدا کو عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے اپنے خدا کو جان لیا کہ میں نے اپنے خدا کو</p>
			<p>عمر بن الخطاب بن عبدالمطلب نے کہا کہ میں نے اپنے خدا کو جان لیا کہ میں نے اپنے خدا کو میں نے اپنے خدا کو جان لیا کہ میں نے اپنے خدا کو میں نے اپنے خدا کو جان لیا کہ میں نے اپنے خدا کو</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱۱	فتح الباری	والحدود الاول موافق لحديث عائشة المذكور بعد الحديث في الباب والثاني قريب منه	اور حدود پہلے موافق ہے واسطی حدیث عائشہ کے کہ مذکور ہے بعد اس حدیث کے اسباب میں اور ثانی قریب ہے اوس سے صرف وتر کا فرق ہے کہ اول میں وتر کے تین رکعت ہیں اور ثانی میں وتر کی پانچ رکعت
۱۲	عمدة القاری	وقبل إحدى عشرة ركعة والرواية مالك لنفسه وخشاره أبو بكر بن أبي	اور کہا گیا ہے کہ عدد شعب تراویح باوتر میں آگیا ہے رکعت ہے اور یہی عدد ہے کہ اختیار کیا ہے اسکا مالک نے اپنی نفس کے لیے اور اختیار کیا ہے اسکا ابوبکر ابن العربی مالکی نے۔
۱۳	ما ثبت باسنة	وروي انه كان بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون بأحدى عشرة ركعة قصدوا للتبشير برسول الله صلى الله عليه وسلم	اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق سلمان یہ ہے کہ تہی بعض سلف عند عمر بن عبد العزیز میں کرنا نہ تابعین کا مثلاً نماز پڑھی تھی ساتھ گیارہ رکعت کے واسطے قصد تشریف کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>عشر من تعضی الدلیل ما قلنا قالوا حقیقۃ یہ عبارت القدوری اس قول مستحب -</p>	<p>عذر کے اور ساتھ تقدیر عدم کیا عذر کی سوا اسکے نہیں حاصل کیا ہوئے کہ تحقیق حضرت نبی اموی فرمانی اور سنت دار پر کہ واقع ہوگا آپ اور وہ گیارہ کھت پر ساتھ وہ کی پس ہو کی میں کھت پر ساتھ اور اس کے اور میں سے کہ گیارہ کھت ساتھ وہ میں سنت باندھا چار کھت کے کہ بدعتا کے مستحب ہیں اور دو کھت میں اور چار میں سنت سنت میں اور طایر کلام شایع کا یہ سے کہ سنت میں کھت میں اور اور چاہتی ہی دلیل اور میں چہر کو کہ کہا ہے میں دلیل کی آیت میں وہ ہے کہ عبارت قدوری کہ سے اس کا قول مستحب -</p>
۱۵	مستحب	<p>وقول عشر من تعضی الدلیل ما قلنا قالوا قول امیر المؤمنین علی بن ابی طالب</p>	<p>وقول عشر من تعضی الدلیل ما قلنا قالوا قول امیر المؤمنین علی بن ابی طالب</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	مترجم
		بن رومان قال کان الناس یفکون	ترانج کی ادبی قول جہو کا ہو
		فی من عمر بن الخطاب ثلث عشرین	اوس کے بعد عتب بن جریج اس امر
		رکعتہ علیہ عمل الناس الیوم شہداً	کی کہ موطائین کے پیڑ بن رومان
		و غراب لکن ذکر الحق فی فتح القدر	سے کہ گماریہ بن رومان نے کہ
		ما حاصلہ ان الدلیل یقتضی ان کون	تھی لوگ ترانج پرستے تھے
		من العشرین ماضیہ علی الد علیہ و	نامہ عمر بن الخطاب میں تیرہ رکعت
		سلم من ثمر ترکہ شتہ از بکتب علیا	اور اسی پر عمل لوگوں کا گنج مشرق
		والعابی مستجاب وقد ثبت ان ذلک	اور مغرب میں لیکن تو کر کیا ہے
		کان احدی عشر رکعتہ بالوتر کیا بت	محقق نے فتح القدر میں کہ
		فی الجمعین من حدیث عائشہ فاذ	جبکہ حاصل یہ ہو کہ دلیل چالیس ہے
		کیدن استوان علی اصول متاخرنا	اسکو کہ پوسنہ میں رکعت میں
		تثانیہ منها و تحب اثنا عشر رکعتہ	سے اوسقہ رک گیا ہی اسکو آخرت
		صلی اللہ علیہ وسلم نے میں رکعت	
		میں سے چھ چھڑو یا ہے اوسکو	
		لسبب خوف و رضی یعنی کہ تیرہ	
		اور چون باقی میں امت میں ہے	
		مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے	
		کہ تحقیق وہ مقدار رسالت کیا ہے	

شمار	نام کتاب	عبارت	المزمع
			<p>کہ او کو انصرفت علی اللہ و علی رسولہ فی شے نہ کیا و رکعت ہاتھ نہ کرے جیسا کہ ثابت ہوا و صحیح ہے حدیث و تفسیر و روایت و ہدایہ میں ہر گز مستون ہمارے شائع کے اصول پر آئیں گے اور مستحب کیا رکعت پڑھیں گے</p>
۱۶	طحاوی	<p>قوله التراويح سنة مؤكدة و كفي شيخ القدير ما حاصله ان الدليل يقتضي ان يكون سنة من العشرين ما فعله علي بن ابي طالب سلم منها ثم تركه ثم تيسر ان يكتب علينا و الباقي مستحباً و قد ثبت ان ذلك كان من احاديثه و كثر ما ذكره كذا ثبت في الصحيحين من حديث عائشة رضي الله عنها ان كان من سنة علي بن ابي طالب</p>	<p>قول صاحب مختار كاتراوی سنہ نہ کر سنہ فتح القدير حاصل ہوا کہ وہاں مقتضی کہ ہوں سنت میں کہوں اس مقدار کیا ہے اور علی بن ابی طالب و سلم میں سے پر چھوڑ دیا ہے خوف فرض نہ جائے نہ ہو اس پر کہ وہ مقدار کیا</p>

[illegible]

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
			<p>ابن ہمام کا اشارہ کرتا ہے ابن ہمام ساتھ مروی کے خلاف نقل اوس کے لئے کہ کما ہی او سکوصبا عبادہ رضایہ میں کہ روایت کیا گیا ہی کہ تحقیق رسول صلعم سے خط ایک رات میں میں توں رمضان میں سے پس پڑھیں آپ نے میں کہتے۔</p>
۱۸	نہجۃ رشید	<p>وَمَا تَفْعَلُوا فِي عَدْوِ رَعَاتِنَا الَّتِي يَقُومُ بِهَا النَّاسُ فِي رَمَضَانَ كَالْجَنَاحِ مِنْهَا اَوَّلَ النَّصْرِ فَيُفَاخِرُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ رَكْعَةٍ سَوَى الْوُتْرَةِ شَتَّى بَعْضُهُمْ شَتَّى وَبَيْنَ رَكْعَتَيْ الْوُتْرَةِ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ وَهُوَ الْأَمْرُ الْقَدِيمُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الْمَصَدِّقُ الْأَوَّلُ وَالَّذِي أَقُولُ بِهِ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَوْقِيَّتَ فِيهِ فَاَنْكَرْتُ لِدَيْنِ الْأَقْدَامِ فَاَلَا قَتْلَ رَسُولِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ</p>	<p>اور مختلف روایت ہیں علمائے رکعات تراویح میں پڑھتے تھے انھیں ساتھ اوس کے لوگوں کو رمضان میں کہ کما نمحمد نے اوس میں سے اس لئے کہ نہیں ہیں ہے رکعات تراویح میں پس اختیار کیا ہے بعض علماء نے میں کہ سنو اوپر سے کہ مستحسن ہے بعض علماء نے پتیس رکعت کو اور دس کو میں کہتے علماء میں کہتے</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>تھا و ثبت علیہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ہزار و علی احدی عشرۃ رکعت بالوتر شعیلا فی رمضان و لاقی غیرہ الا انہ کان یطوئ لہا فہذا ہوالذی اختیارہ مجمع بین قیام رمضان و الاقدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ تقدس کان لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ۔</p>	<p>کی اور یہی امر قدیم ہے کہ سب سے پہلے صد اول اور وہ جو کہتا ہو نہیں اسکو اس میں یہی کہ نہیں تو قیامت اور تعین ہے اس کے حد و رکعت میں پس اگر ہو کہ ضروری اقتدا میں اقتدا ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمین اس لیے کہ شان یہ ہے کہ ثابت ہوگا انھیں یہ فیہام سے کہ تحقیق انحضرت نے نہیں بنایا وہ کیا ہے گیا رکعت پر ساتھ و تر کے کہ نہ رمضان میں اور زغیر رمضان میں کہ تحقیق انحضرت سے کہ دزار کرتے سب سے اوں گیارہ رکعت کو اپنی وہی کہ اختیار کرتا ہو نہیں اسکو سبب جمع کر دینا ان قیام رمضان اور اقتدا کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انجہ ہی و طریقی رسول اللہ میں تا اقتدا ہی تک۔</p>

شمار	نام کتاب	عبارات	ترجمہ
		<p>ثابت علیٰ کثر العلم فی وقت اجازہ تطویل الصیام علی عدد الکرات فمعلومہ احدی عشرہ فی وقت اجازہ اکثر عدد الکرات فمعلومہ عشرین -</p>	<p>ہے جو شخص چاہے پڑھے سیکھے رکعتیں اوکی اور جو شخص چاہے بہت رکعتیں اوکی اور شاید کہ اوہ نے ایک وقت میں اجازت دی ہو درا کر سنے قیام ہنکے عدد رکعات پس گروانا ہو اور سکھایا رکعت اور ایک وقت میں اجازت دی ہو اکثر عدد رکعات کا پڑھ کر ناما ہو اور سکھایا رکعت</p>

ایات کتب حدیث عالم انہیں ضعف اور حدیث کا بیان بھی کیا ہے
جہیں میں کتب شریعہ کا پڑھنا انحضرت
سید محمد کو رہا

شمار	نام کتاب	عبارات	ترجمہ
	فتح الباری	<p>واللہ اعلم فی شیعہ فی مفسرہ والطبرانی عن ابی یوسف حدیث ابن عباس رضی اللہ</p>	<p>اور انہی پر جو معجزات کیا ہیں ابی جبریل نے پہلے اور طبرانی نے جو معجزات حدیث</p>

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		<p>علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرين رکعتہ سوی اکثرہ فضعیف بالی سبہ ابو یسیر بن عثمان جد الامام ابی بکر بن الی شیبہ متفق علی ضعفہ مع فی الخضر ضعیف سبب الی شیبہ ابو یسیر بن عثمان جدا امام ابی بکر بن الی شیبہ کے کہ ایک راوی تھیں کہ اتفاق کیا گیا ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر باوجود فی الخضر ہونے اس حدیث کے حدیث صحیح ہے۔</p>	<p>علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرين رکعتہ سوی اکثرہ فضعیف بالی سبہ ابو یسیر بن عثمان جد الامام ابی بکر بن الی شیبہ متفق علی ضعفہ مع فی الخضر ضعیف سبب الی شیبہ ابو یسیر بن عثمان جدا امام ابی بکر بن الی شیبہ کے کہ ایک راوی تھیں کہ اتفاق کیا گیا ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر باوجود فی الخضر ہونے اس حدیث کے حدیث صحیح ہے۔</p>
۲	فتح الترسلات	<p>ولم تثبت روايته عشرين رکعتہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہو ثقاف الان لانی روايته ابن ابی شیبہ بن حدیث ابن عباس کان سول الصلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان عشرين رکعتہ والوز قالوا اسنادہ ضعیف وقد عارضہ حدیث علاء بن رستم بحال ابی صلح من غیر</p>	<p>اور بنین ثابت ہوئی ہے یہ روایت میں کثرت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ ثقاف سبب اب بکر روايت ابن ابی شیبہ میں حدیث ابن عباس سے کہ رمضان عشرين رکعتہ والوز قالوا اسنادہ ضعیف وقد عارضہ حدیث علاء بن رستم بحال ابی صلح من غیر</p>

شماره	نام کتاب	معارف	مجموعہ
	دعوی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی جبرئیل ملک اللیلۃ عشرین کفرہ لم یسجد	خادم المذبح	دو اتون میں کہ سیکے تھے آؤں میں کت مٹن نہ کرے۔ دعوی اسکا کہ بنے جملہ المذ علیہ وسلم نے پڑھیں سادہ صحابہ کے اوس بات میں ہر کوف نہیں صحیح ہے۔
	ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ایسا کہ منہ حدیث الہ کان یصلی فی روضہ عشرین کتبہ والوتر قال وضعفہ ابو حاتم الرازی وابن عدس وابو داؤد والترمذی والبیہقی بن الفضل المدائنی وقال الترمذی فیہ شکہ حدیث وقال ابی حاتم ساقط وقال ابو یوسف الیشاعی فینس بالضعف وقال صالح بن محمد البیہقی ضعف لا یثبت حدیثہ وقال سعد بن ابی شیبہ	مندیہ الکیال عالی حاجہ الربیعہ	ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان ایسا کہ منہ حدیث الہ کان یصلی فی روضہ عشرین کتبہ والوتر قال وضعفہ ابو حاتم الرازی وابن عدس وابو داؤد والترمذی والبیہقی بن الفضل المدائنی وقال الترمذی فیہ شکہ حدیث وقال ابی حاتم ساقط وقال ابو یوسف الیشاعی فینس بالضعف وقال صالح بن محمد البیہقی ضعف لا یثبت حدیثہ وقال سعد بن ابی شیبہ

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
		اسال عنہ الروی عنہ فقال لا ترو عنہ فانه رجل زمر موم۔	ہے کہ ساقط الہدیت ہے اور کیا ابو عی الہیثا پوری ہے کہ جو سے نہیں ہے اور کیا صالح بن محمد البحرانی کہ ضعیف ہے نہیں کے جاتے ہی حدیث اور کیا اور کیا معاذی غیری ہے کہ لکھا میں ہے طرف شعبہ کے پوچھا تھا میں نے کہ آیا ہدایت کروں میں ابراہیم ابی شیبہ سے ہیں کہا شیبہ نے کہ روایت کرواؤ میں پس تحقیق وہ مرد براستہ۔
۴	میزان الاعتدالی لذہبی	لکھی ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ کو یہ شیبہ ثم قال رہا سے عثمان الدار عثمان ابن حنین کیسے تھے فقال انہ ضعیف وقال البخاری انہ زمر موم الکشافی تروک الحدیث میں سنا کہ علی شیبہ ہاروی انجری	ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ میں ہے کہ کاذب کہا ہے اور کو شیبہ نے پوچھا تو میں نے کہا کہ وہ کیا ہے عثمان دار عثمان ابن حنین ہے کہ نہیں ہے ابراہیم ثم قال کہا اور نے کہ ضعیف ہے اور کیا بخاری ہے کہ کہ کاذب یا ہاروی

بعض میں عمت اہل صحیح ہونی سنت پر قوم ہے		
شمار	نام کتاب	عبارت
۱	نیاج شریع قدور	اختلف المشایخ فی التراجیح قال بعضہم فی نقل وقال بعضہم ہی سنۃ وہی روایتہ الحسن عن ابی حنیفہ وموالہم الصحیح —
۲	خلاصۃ المشایخ	اعلم ان المشایخ اختلفوا فی کون التراجیح سنۃ لقطع الاستلافہ یروایتہ الحسن عن ابی حنیفہ انہا سنۃ —
۳	فماوی عالمگیر	نقل التراجیح سنۃ علی الاعیان عند کما روی الحسن عن ابی حنیفہ وقیل سنۃ الاول —

شمار	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
۱	شرح کنز الدینی	الکلام فی الترویج فی مواضع دل فی صفہا وی سنتہ عندنا رواہ الحسن عن ابی حنیفہ ج وقیل مستحب الاول اصح لانا طیب علیہما ایخلفا بالراشدین۔	الکلام تراویح میں چند جہوں میں یہ پہلے کلام اور اسکی صحت میں اور وہ سنت ہے نزدیک بہار روایت کیا ہے اسکو حسن نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے کہا گیا ہے کہ مستحب اور اول اصح ہے اسلئے کہ تراویح میں غلبت فرمائی ہے اور جب خلفای راشدین نے۔
۲	مستخلص شرح کنز	اعلم ان الترویج سنتہ و ذکر فی الجامع الصغیر بلفظ الاستحب والاصح انہما سنتہ۔	جانتو کہ تراویح سنت ہی اور ذکر وہ جامع صغیر میں بلفظ استحباب اور اصح یہ ہے کہ تراویح سنت ہی
۶	ما ثبت باسنہ	اعلم قد خالف العلماء فی الترویج بل لیسی سندہ فقال بعضهم لابل سعی من النواتل و تسبی مستحب وقال بعضهم شمس سنتہ و ہو الاصح۔	جانتو تحقیق مختلف ہیں بین علماء تراویح میں کہنا نام رکھی چاہے سنت ہو و کہنا بعض علماء نے کہ نہ نام رکھی چاہے سنت کہے وہ نوافل سے سنت اور نام رکھی چاہے مستحب اور نہ بعض علماء نے

شماره	نام کتاب	عبارت	ترجمہ
	دور الجور	یسیب عشر فون وادانا با بکامہ افضل علی الاصح -	کہ نام کہی جاوئی سنت اور وہی اصح ہے مستحب ہر چیز کا عشر فون کہی اور وادانا ساتھ جامعیت کے افضل ہے اور قول اصح ہے کہ ایہ مختلف نبوت کے مہربان علامہ محدث
	شرح صحیح البخاری للفتنی	وقد اشکف العلماء فی اللہ و المستحب فی قوام رمضان علی اقوال اکثرہ فیضی اربعون آتی ان قال بطل عشر فون	مستحب ہر پنج قیام رمضان یعنی پانچ دنے اور بہت قولوں میں کہ سو کہا گیا ہے کہ عدو مستحب اپنی کرا انک لہن کہتے ہیں چہ بیان نہ کی کہ کہہ سنے ہو کہ کیا گیا ہے کہ عدو مستحب تراویح کا ہر کوئی کہے
	شرح صحیح وقایہ	وقولہ فی الاصح انما سئلہ ای فضل التراویح فاجبت ان یشر ابرجہ لیم الجعدہ ای المراطیہ	اور قول ہدایتہ کا اور اصح ہے کہ تراویح بہت ہے ای نفس میں میں تہہ تو ای ہر ایک کہ تہہ
	الدریۃ	عن النکاح الاشرعین فافز الدریۃ	ای جمیع تہہ نہیں بلکہ ہے ایہ تہہ کوئی تہہ ہر ایک تہہ میں تہہ ہر ایک تہہ

[illegible]

شمار	نام کتاب	مجاہد	ترجمہ
۱۰	محیط زبانی	الترائج لبقال لہا سنتہ عمر فر لان عمر رضی اللہ عنہ وامت علیہا وسنتہ رسول اللہ واطب علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم	تراویح کہا جاتا ہے اور اسکو سنت عمر رضی اللہ عنہ کے احادیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موافقت فرما ہے اور سیر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہے کہ موافقت فرمائی ہو اور سیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

توضیح مقام بتقیع مرام یہ ہے کہ اقم یہ پڑھنے تراویح کو سنت جانتا ہے کہ حضرت سے اور سیر
بہت رغبت والی ہے اور ارشاد کیا کہ سنت نکر قیامہ یعنی سنت کیا ہے میں تمہارے قیام نہ کر
کا اور نہ ایک روزہ رکھنے والا رمضان کا اور پڑھنے والا تراویح کا ان زوی تہدیر اور طلب ثواب
کے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اوسدن پاک تھا کہ اوسکی باخنے اوسکو جاتا تھا اور
میں کھت کو عودہ مستحبات سے سمجھتا ہے چنانچہ خود ہی میں ہی کھت پڑھتا ہو لیکن کھت
پڑھنے والا کہو کہ بقصد شہ او افعامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھتا ہے ملازمین
جانتا ہے بلکہ بوجہ اہت کریمہ اقدکان لکرم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ باخوضن او قوت میں
کہ کوئی ایسی کھت پڑھنے والے برکات کرے ہون احوال باجماع سنت بلور مشائث ثواب
احیای سنت جانتا ہو جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے لے ہی کھت کا پڑھنا اہت
ہو اور حضرت عمر نے ابی ابن کعب اور زید واری اور سلمان بن ابی شیبہ کو لکھا کہ کھت پڑھنا
یرامد فرمایا ہے کہ اگر کھت او نہیں تراویح کی اور تین کھت پڑھنے کی ہر نماز میں پڑھنا

لوگوں کا گیارہ رکعت کو تفصیل مذکور صحیح ہے اور بعض سلف عبد العزیز بن ابی السی ہے
 پر مبنی تھی تو امامت ائمہ رکعت پر مبنی ہو سکتی ہے اور اجماع مصر تراویح پر مبنی رکعت
 کیونکہ جو مقتضی ہے کہ صرف روزی اور نفل کا جو امامت کرتے تھے ان کے پر مبنی
 رہا ہے پتا اور کہتے ہیں کہ سب کتب فقہ الامال میں اس سے کہ مبنی رکعت تراویح سنت مکررہ
 ہیں کہ یہ امامت ان کی سے ملے ہوئی ہے اور جو ہوئی ہے حضرت عمر اور اوصیاء اور سلف پر اور
 یہ قول اور ان کا کذب صریح ہے اس لیے کہ متون اور مشہور جمہور میں سنت مکررہ ہونا اور سکا مذکور
 نہیں ہے بلکہ بعض کتب میں اجماع صحیح ہے تراویح پر بطور ہے اور اس کا کلمہ انکار نہیں
 ہے کہ کسی کتاب فقہ میں تراویح کا سنت مکررہ ہونا مرقوم نہیں ہے بلکہ طلب ہار یہ ہے کہ مشہور
 میں بعض تراویح کو سنت مکررہ لکھا ہے یہ کلام موافق اصول حنفیہ نہیں ہے اور مقتضی
 ہے اور ان کا فائدہ سنت پر مبنی دینا کسی حد تک گوارا ہے بلکہ یہ کہ موافق اور اس حد تک
 اور اصل ہونا اور مقتضی دلیل اور سکا خلاف ہوتا ہے اور جو فقہی حنفیہ سے کلام میں کہ صرف
 سنت پر مرقوم ہے اور سکا معمول سنت پر مکررہ کہہ کرنا چاہیے تاکہ روایات و اقوال و اصول اور
 اور اس کے مروجہ میں ظاہر فائل ہونا ساتھ سنت مکررہ جس کے ناشی غلط فہمی کسی اگر شخص
 ہی ہے اور وہی سنت پر مبنی دینا اصل کے اقتضا اور سکا کرنا ہے واصل حکم تہمال
 مولوی شمس الدین صاحب بخاری پوری اور مولوی عبد الرحمن صاحب حدیث ابن کثیر
 و انہی جو کہ اس سال کا صرف گاہ میں روایات سنت مکررہ ہونے تراویح

سنت مکررہ کا جب تک کہ سنت مکررہ ہوئی ہے کہ دلیل

سنت مکررہ نہیں ہے جو اعتراضات کہ

اسناد تراویح پر مبنی

اور نکل و قلع نہیں

باب دوم در بیان منقحات استقامت الراجح
رویه منقحات و لونی بین العاقلین

قوله پڑھتا تراویح کا سنت ہو اور تعداد اس کی بقول صحیح میں کہتے ہیں اقول سنت کا
ہونا تراویح کا محدث ہے ایسے کہ تراویح آنحضرت کی نماز تہجد جسکو قیام لیل کہتے تھے یہاں
کہ عینی اور زبانی سے شروح کفر میں اور شیخ عبدالحق نے فی شرح المنان میں اور بعض علماء
ارکان اربعہ میں لکھا ہے اور بقول جہور قیام لیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور تہجد
آنحضرت کی تراویح پر ظاہر ہوئی اور سنت ہو کہ وہ اسکو سنتے تھے کہ جبیر بن ابی لہب نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی ہو اور تعداد اس کی آیتنا بقول صحیح میں کہتے ہیں کہ تہجد اور
سنت ہو کہ وہ اسکی کتب کا بقول صحیح منقول ہے کہ کیونکہ سنت ہو کہ وہ اسکو سنتے ہیں کہ
جبیر بن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انشاء فرمائی ہو اور میں نے سنت تراویح کی چوبائی
آنحضرت سے سنا ہے میں نے چوبائی کہ انشاء اور سپر و الطیب اچھی ہے قولہ کہ یہ سنت ہے
ہی ہونے سے کہ کسی عالم کو اس میں خلاف ہوا اقول تراویح کا سنت ہونا کہ صرف بعض کتب
فخر خدیجہ اور باقی متون اور شروح کتب جہور فقہانیوں میں مذکور ہوا اسکا مستطویہ ہے
کہ وہ معمول اور تراویح سنت ہے ہر سہ کہ خیر آنحضرت سے سنا ہے ہوا طیب لغزائی ہو لیکن یہاں اس
مذہب سے لے کر تراویح بعض کتب میں مستطویہ اور کتب ماہیہ السلف سے لے کر تراویح
شیخ مسعودی اور کہ باقی شیخ الفخاری اور ابوالطیب شارح جامع ہندی سے لے کر اتفاقاً اور
جامع ابن کثیر سے لے کر تراویح بعض علماء اور بعض علماء میں خود انشاء بقول
صحیح میں ظاہر ہے ہر حال یہ کام کہ یہ سنت ہے اسکی کتب عالم کتب میں اتفاقاً ہو کر
تراویح سے قول اسکا سنت ہے جب آنحضرت سے فرمادی کہ میں نے سنت تراویح سے لے کر

تاکر کیا اور بیان حقیقت کیا کہ حضرت علی اور علیہ وسلم نے اس ناز کو ٹھاکا اور سبب خوف فرض
ہو جانے کے ترک کیا تا اب وہ خوف باقی نہیں تو صحابی اس بات کو پسند کیا اور اجماع کیا لہذا
وہ آؤں نے تصریح اسکی اپنے مقام میں کی ہے جسکا ہی چاہے کتب معتبرہ میں دیکھ لے
قبول اول یہ اقرا ہی حضرت عمر پر ارشاد ہو کہ کس کتاب معتبر میں یہ روایت آئی ہے کہ حضرت
علی نے بیان حقیقت کیا کہ حضرت علی علیہ وسلم نے اس ناز کو ٹھاکا اور سبب دفع جانا
کے ترک کیا تا اب وہ خوف باقی نہیں تو صحابہ نے اس بات کو پسند کیا اور اجماع کیا دوسرے
کا کہہ رہے ہیں اور مضاف دلیل کو چاہیے کہ نہ چاہئے تراجیح کا سنت ہو کہ وہاں اور تعداد اسکے
بال نتیجہ میں کہتے ہیں ہے اور مضاف دلیل صرف اجماع ہے اس ناز پر کہ جسکو حضرت
علی نے پر کر سبب خوف فرض ہو جانے کے ترک کر دیا تا اب وہ خوف اول میں ظاہر ہو چکا ہے
اس میں یہی کیفیت ہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اجماع ہے کہ اس سے نہ تراجیح کا سنت ہو کہ وہ
ہو چکا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ قبول صحیح میں کتب معتبرہ میں اس دلیل منقیدہ عاصمی اور
مضاف دلیل منقیدہ عاصمی تقریب کیونکر تاہم کہ کو کتب معتبرہ میں یہ روایت نہیں ہے
اور یہ کہ اس میں اس قدر ہے کہ اس میں ہر حال حوالہ کتب معتبرہ غلط ہے قولہ حصہ
اور یہی غضب کی بات ہے کہ یہ نہیں چاہئے کہ کتب معتبرہ کے سنیہ میں منع سنت
ہیں اور میں کتب پر ہے والیکو بدعتی اور ناوہی کی دلیلی قول حضرت عمر فاروق
تاکر عندہ نہ سن لاتی ہیں کہ خود حضرت عمر سے لے کر کو عت قرار دیا ہے اول ثناء
بلکہ یہ کہنے والی لاریج منع سنت ہو کہ وہاں اس میں ہر حال حوالہ کتب معتبرہ غلط ہے
اور یہ کہ اس میں اس قدر ہے کہ اس میں ہر حال حوالہ کتب معتبرہ غلط ہے قولہ حصہ
اور یہی غضب کی بات ہے کہ یہ نہیں چاہئے کہ کتب معتبرہ کے سنیہ میں منع سنت
ہیں اور میں کتب پر ہے والیکو بدعتی اور ناوہی کی دلیلی قول حضرت عمر فاروق
تاکر عندہ نہ سن لاتی ہیں کہ خود حضرت عمر سے لے کر کو عت قرار دیا ہے اول ثناء
بلکہ یہ کہنے والی لاریج منع سنت ہو کہ وہاں اس میں ہر حال حوالہ کتب معتبرہ غلط ہے

کے بعث ہے اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بات پوری ہے بعد
انکے پھر ترک کیا ہے اقول تعیین عدد کائنات و اذن چیزوں میں سے ہے کہ نیک
کو اوہین محل نہیں جس قدر شارع سے ثابت ہو یا و ت اور کئی اور سپر و انہیں پر جو عدد میں
کشارج سے ثابت ہو اور سپر و اطلت شارع کی بلکہ فعل عبادت و ثابت ہو تو وہ عدد و سبب
موجودہ نہیں ہو سکتا ہے اور جن کام کو حضرت نے ایک یا دو کیا ہے تو وہ ہماری ہے
ہویشہ کو مستحق ہو جائے استجاب اور سکا تصور اوہین دو ایک یا نہیں رہتا ہے میں کہ
ان حضرت نے تین رات اور سکوٹ پر تو چٹ اور سکا کیونکہ کہیں کے بلکہ اور سکو مستحق نہیں
چاہے یہ قولہ غیر بری بڑی محقق اپنی کتابوں کے اندر لکھتے ہیں کہ تراویح میں کثرت
ہو اور شوق سے غرب تک داخل آئے ہیں چنانچہ صادق و مختار نے صاف لکھ دیا
اقول یہ اور ان محتوی یہ ہے کہ تراویح استقامت میں کثرت سے کیا کیونکہ چاہے کہ اور
صاحب ان شمار یہ ہے کہ حدیث میں شرق اور غرب میں غل لیا کیونکہ استقامت میں کثرت
کثرت بری قوتوں سے لازم نہیں آتا ہے کہ کثرت بطور سنت پر بنا و درست نہیں ہے بلکہ
اس سے عمل اور کثرت شرق اور غرب میں عدد غیر میں کثرت یہ نہ تھا اور کوئی تکرار لازم آگیا کہ
سے کارہ نے عدد غیر میں کثرت کو اختیار کیا ہے علامہ اسکے اس وقت میں ہی عمل ہو رہا ہے
اور یہ کہ شرق اور غرب میں میں ہی کثرت پر ستر دو وجہ سے اول تو مالک اس وقت میں ہی
چشمہ کثرت پر ہی میں اور ان میں میں تعیین ایک عدد کی نہیں کہ تین دو سو معلوم
ہو یا عمل سب اور کثرت شرق اور غرب میں میں ہی میں نام سے مراد اگر ختم ہو گیا ہو
تو ہو سکتا ہے اور کثرت میں اور ان میں ہو سکتی ہیں قولہ صفحہ ۱۱۱ الباقی فرامی تمام
علامہ شرق و غرب کے اور تمام شمار اور کثرت اور اولیا اور اقطار اور اتنا جامع معلوم
نامہ ہی اور اطمینان حضرت واقع ہوئی نام سے بلکہ سے خود حضرت سے عالم دو جا ورت
کے واقع ایسی عالم ہو ہے اقول اول تمام علمای شرق اور غرب اور تمام شمار اور کثرت اور کثرت

اور انقلاب اور اوناو کا اختیار کرنا میں کھت کو غیر مسلم ہی دوسرے اوسکے عمل سے سنت کھت
 ہونا میں کھت کا ازوم نہیں آتا ہی غایت اوسکی استیجاب ہے سو میں کھت کے مستحب ہونے
 میں کلام الہی حق کو نہیں ہے اور معلوم نہیں کہ اس محبت نے کیا عالم دوجہ و برق کا ہوت
 یوں نہیں کہ کیا یا صاحب کج رائق اور خطاوی کو یا اور مشائخ کہ چہ ہیں کھت کو مستحب کہتے ہیں
 ابن ہارم وغیرہ کہ تحقیق جنت میں سے ہیں انکی مقابلہ میں آپ اور آپ کے ہم نواب ایک دو
 حرف سے ہیں واقف نہیں ہیں قولہ معفرہ ہم ایسے عالم میں کہ بارہ سو برس کے بعد
 غیر غلطی سے تھے تمام عالمی عرب و روم کی کٹری اقول بارہ سو برس سے پہلے ایک عالم
 میں عرب کا اور نہ عجم کا سنت ہو کہ ہونے میں کھت کا قائل نہیں ہوا ہے یہاں تک کہ
 کہتے تھے یہ کہ سے ہی میں کھت کا سنت ہو کہ ہونا منقول نہیں ہے مان ظاہر کلام میں
 ستائیں تھا سے یہ تر شیعہ تا لیکن ابن ہارم سے جو دلیل سے ثابت بنا دیا میں
 چاہتے کہ کلام ان تھا کا ہی طرف تھنضای دہلی کے مصروف کر لیا جسے ہر حال میں
 بارہ سو برس کے غلطی تمام عالمی عرب و روم کی کٹری اقول بارہ سو برس سے پہلے ایک عالم
 معفرہ دیا ہر وہ شخص اختصار ہے اقول شخص ایسا بیابک ہے کہ ابن ہارم اور صاحب
 بحر رائق وغیرہ عالمی تحقیق حنفیہ پر کس طرح زبان داری کرتا ہے کہ انکو درد و زخمی بنا ہوا
 معفرہ الدنہ قولہ معفرہ وہی کہ فقرہ رافضیہ اس ناز کو سنت عمری کہتے ہیں نہ سنت
 نبوی اقول حموی نے حاشیہ اشباہ میرہ اسکو روکیا ہے اور کہا ہے کہ زمین نظر ہے
 اسکا کہ تحقیق مصر ہے بیت ہی کہتے متداولہ معتبر میں کہ تراویح میں کھت سنت
 عجم ہے اسلئے کہ نبی علیہ السلام نے نہیں پڑا ہے میں کھت کو بلکہ پڑا ہی آئمہ کھت
 کہ یوں میں اولیبت زمانی ہے اسکو حکم پڑنے کا کیا ہے حضرت عمرؓ بعد حضرت
 کو یہ کھت مالور و لغت اوسکی ہے صحابہ نے اسکو اور حموی تحقیقات کا غیر منع
 میں ہے صحابی حاشیہ اشباہ کے یہ ہے اشادی کتاب الکلامیہ علیہ السلام نے اولا ائمہ

لو قال التراویح سنتہ عمر کفر لانه استخفاف و هو کلام الرد فیمن وثقیہ نظر قد صرح فی کثیر من المتداولات
 النسخہ و ثمانہ سبتہ عمر لان النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یصلہا عشرين بل ثمانی و علم یواطع علی
 والک یصلہا عر بعدہ عشرين وواقفہ اصحابہ علی ذلک و دعوی الاستخفاف فی خیر المنع اور ایسا ہی
 ہے حاشیہ مطبوعی میں قولہ صغیرہ اگر تحریر میں تو اتنی عبارت کتاب کافی کی کافی سبب
 اقوال کافی میں لفظ سن کا ہے اور محکم اس کی لئے یہ سبب کہ سنت سے مراد یہاں مستحب
 ہے یعنی عمل کہ میرا حضرت نے نفلاً مواظبت نہیں فرمائی ہے اور بعض عبارت اور مختار اور
 زوہد شمار کی باب اول میں گذر چکی ہیں اور کے بارے خطے سے ظاہر ہے کہ وہ دو تو
 کتابوں سے یہی سنت موکدہ ہونا نہیں گت کتاب ثابت نہیں ہوتا ہے قولہ صغیرہ۔ اس
 مقام میں یاد آئی وہ حدیث شریف الخ قول بعد اذ منہ من اس حدیث کے امثال
 مضیات انتقام التراویح میں قولہ صغیرہ تراویح پنجشع میں کتب ہی بقول تراویح میں
 کہتے ہی اور کتب کتب ہی ہے اور چھپیں کتب ہی ہے حضرت میں منفع ہے کو شفیق
 کے نزدیک عند مستحب تراویح کا ہیں ہے کہ یہ قولہ صغیرہ اور سنت ہے اور یہ سنت
 اس کے ہے کہ ہمیشگی کیا ہے اس پر خلفا نے اقوال کوئی عمل ہمیشگی کرتے خلفا
 سنت نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ اوپر مواظبت اور حضرت اعلیٰ نہ ثابت ہو اور میں کتب
 کا پڑھنا ہی حضرت علی اور علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے چہ چاہی کہ مواظبت آپ کی ہو
 کہتے چاہتے ہو خلاوہ اسکے ہمیشگی خلفا میں بھی میں کتب پر کلام کی کسی راہ میں
 میں حضرت عمر اور حضرت بطلے اور حضرت عثمان کا پڑھنا ہی کتب کا ثابت نہیں ہے
 بلکہ دعوی کا کافی زبان میں امام مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی
 کتب تراویح سے بڑھتی تھے اور مواظبت خلفای اشدرین میں حافظہ اس سند
 کلام کیا ہے قولہ صغیرہ اور حضرت رسول نے علی اور علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی
 سنت ہے لازمی اور کتب کے سنت کے لازم کیا ہے جو تراویح سنت ہے کہ یہ سنت ہے قال

[illegible]

فعل الخشوع صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے ثابت ہے قطع نظر کلام کے ثبوت اجماع میں منت
 ہو کر ہو نہیں سکتا اس کا اس اجماع سے ثابت نہیں ہو سکتا ہے اور اگر ملوید ہو کہ منت ہو کر
 ہو یا میں کہتے ہو یا اجماع ثابت ہے تو صریح البطلان ہے اس لیے کہ صحابہ اور تابعین سے کیا
 رکعت ساتھ وتر کے پڑھے ہیں اور امام الکلبی نے ہی اپنی نقیض کے لیے گیارہ رکعت کو
 ساتھ وتر کے اختیار کیا کہ چند باب اول میں معلوم ہوا پس اگر میں کہتے ہوں کہ ہو
 تو یا کار گیارہ رکعت کیونکر پڑھتے اور گیارہ رکعت کیونکر اختیار کرتے۔

روایات محمد احسن الہدی

قوله صفوة و قال صاحب الفتح و قال ابن الجراح اقول ان بزرگ کو اس قدر معلوم نہیں
 کہ صاحب فتح القدر پہلے تھا یا صاحب بحر رائق پس لکھا اور وہ کہا صاحب فتح القدر نے
 اس حال میں نقل کر لیا کہ یہاں ہے بحیرت حال لکن بحیرت فتح القدر سے منقول ہے
 باوجود اس فی ظنی کے فتویٰ دینے کو طیار میں قوله صفیہ باعتبار تشطی اللیل و ہو غیر
 اقول فی دلیل غیر سید لکھنا یا دیکھ کر چوہا اعتبار مقتضای دلیل ہو آپ ہی کا کام ہے
 اسی خصوصیت راست و درست وہی ہوتا ہی ہو موافق دلیل کے رہتا و درست ہو قوله کہ منت
 علیہ احد من الفقہاء کہ ہونہ کو فی المعیرات اقول کس کتاب معتبرین لکھا ہے کہ نہیں
 فتویٰ دینا ہے اس پر کسی نے فقہائین سے ہی جوابا دونوں کو یہی معتبرات کا حوالہ دینا ہو
 جہاں کے اور کیا ہی ایک کتاب معتبرین ہو یا نہیں لکھا ہے کہ کسی فقہی نے اس پر فتویٰ نہیں دیا
 ہے اسی بزرگ اعتبار قوت دلیل کا ہے نہ کثرت روایات کا جو دلیل کے موافق ہو یا
 پر فتویٰ دیا جائے ہے چہ جائیکہ روایات ہی مخالف مقتضای دلیل نہ ہوں چنانچہ اب ان میں
 بزرگ کا حق قوله صفوة و ما تویدہ البعض ان ستہ و روت فی صلوة الطیل الی الثمان و ما تویدہ
 اقول نہ دیکھتا ہوں تو ہم کے خصم پر صرف اتنا ہے کہ ہم متعاقبات الی سند صحیح
 ہے اگر رکعت ہے نہ نہ کہ وہ نہیں کہتا ہو بلکہ میری کثرت کو نہیں مستحب اور نہ یہ کہ ہم متعاقبات

رد ہفتہ مولوی سید الدین علی

قولہ صفحہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقرر کیا عمر نے ناز تراویح کو بموجب اس حدیث کے جو مقدمہ سے سنی اور وہ یہی کتب ہے۔ **اقول** ان بزرگ نے یہ کتب کاشت ہو کر نہ نہیں لکھا ہے اور مقرر کرنا حضرت عمر کا بموجب اس حدیث کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی موت سے سنی مثبت میری کتب کی سنت ہو کر ہو گیا ہو سکتا ہے قطع نظر اس سے کہ اصل حضرت علی کا کہیں کتب حدیث میں نہیں پایا جاتا ہے بہر حال کلام ان بزرگ کا کچھ مخالفت دعایٰ خمس نہیں ہے۔

رد فتوات مولوی عبدالرحمن صاحب دارین

قولہ صفحہ ۱ اصل مطلب کتاب مذکور کا اس سے نہیں سمجھا **اقول** حال سمجھنے مطلب فتح القدر کا قریب ہے کہ کہلا جاتا ہو کہ کون نہیں سمجھا مولوی صاحب نہیں سمجھو یا مولوی صاحب کا ختم نہیں سمجھا۔ **قولہ صفحہ ۲** اور مختلف کیا اس سے سنت خلفای راشدین سے کو علیہ فقہای متذہبن اور متاخرین سے **اقول** یہ کتب رکعت تراویح فعلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور فعلی باقی سب خلفاء راشدین کا بعد خلافت حضرت عمرؓ بنا اور حضرت عمرؓ نے اپنی اس کتب اور ترمیمی داری اور سلیمان بن ابی حشمہ کا ائمہ رکعت پر مشتمل پر نامور فرمایا اور جو کچھ ہی زمانہ حضرت عمرؓ میں آپ کی کتب بلا تکرار رہتے تھے اور اسی طرح آج سے زبان تابعین میں بھی ائمہ رکعت بلا تکرار چرچائی ہیں زبان ائمہ رکعت سنت حضرت ائمہ سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہ اور تابعین میں ہیں تو یہ جو شخص اس کا کبریٰ فتنہ ہی تو ہے جسے کتب پر تو وہ ہنگامی تو فی وہیت سے سنت کے حضرت اور سنت خلفای راشدین اور سنت صحابہ اور تابعین پر ابو میں کتب کہ مولوی صاحب نے یہ کتب افغانی میں جو ترمیمی اور سنت سے لکھا ہے ابابوہ کہ چیرہ خواہ سنت خلفای راشدین سے بموجب کتب ائمہ

ان خلافت میں باقی بن کعب اور نضر بن ابی شیبہ کو گیارہ کھت پر شیعہ کا کہہ
 بین قدر و خل ہی نہ آیا اور صحابہ ہی زانہ خلافت حضرت عمر بن ابی العاصین اور تبع تابعین زمانہ
 خلافت عمر بن عبد العزیز میں گیارہ کھت سائرہ تر کھت پر شیعہ تھے اور کسی سے انج کھت پر
 شیعہ پر انکار نہیں کیا گو عمل خفیدہ و شافعیہ میں کھت پر شیعہ یا شافعی اور مروج ہو گیا پس
 علیہ السلام علیکم بستی الحیث اور قیادت شیعہ ہیں اور انہیں سے نہیں ہی ابھل
 ہے اسد شیعہ پر اور عدم انکار اس فتویٰ دینا بہ سزاوارت ہے متقدمین اور تاخیرین سے
 شیعہ میں ہیں حدیث کی روایات مولوی زین العابدین میں گذر چکے تو کہ
 صفحہ ۱۹ اور ۲۰ ہمارا اللہ رکعت تراویح پر شیعہ کا فتویٰ کسی نے نہیں دیا ہے اقول
 یہ کھت تراویح پر شیعہ پر کہی سے انہیں انکار نہیں کیا ہے اور شیعہ کھت پر شیعہ الیہ
 اللہ علیہ السلام اور اہل فقہان خفیدہ و شافعیہ فقہان خفیدہ و شافعیہ میں یہ کھت رکعت
 تراویح پر شیعہ دینی کے نام پر جو ہے فتویٰ دینا ہے چاہے کہ اس میں اور سنوں میں
 کھت کی فعل اکثریت ہے اس پر خود شیعہ میں ہیں یہ فتویٰ دینا اللہ رکعت پر شیعہ
 کہ شیعہ شیعہ جو ہے پر نہیں ہی اور کیا ہے اور کھت پر شیعہ انہیں قابل اس امر ہے
 میں کھت پر شیعہ سے تراویح مع و تری اور ہی سنت رسول قبول روز خفای راشدین اور
 امرتی ہے اقول جو کھت شیعہ عزت علیہ الصلوٰۃ والسلام رکعت بدین کی اور شیعہ
 حقین میں کھت ہیں وہ خود سنوں میں آیا اور شیعہ کھت پر شیعہ میں ابوی شیعہ حضرت
 ہوگی اگر شیعہ کھت پر شیعہ میں شیعہ شیعہ ہی اور ابویاتی ہو تو انہیں کھت پر شیعہ
 ثابت ہوگی ہوگا کہ وہین کھت پر شیعہ اور اور کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ
 کھت پر شیعہ اور شافعی علیکم السلام و فتیہ زلفا و زلفیہ کا کہ حضرت علیہ السلام
 اس کھت پر شیعہ میں کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ
 اور کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ کھت پر شیعہ

نے انتہائی رکعت پڑھے ہیں اور عمل خلفی راشدین کا بھی بعد خلافت حضرت عمرؓ کے
 ٹھٹھ پر پایا نہیں جاتا ہی اور میں گفت کا تو پریشانی حضرت سے ثابت نہیں ہے باقی
 پونہا خلفی راشدین کا بھی نہیں گفت کو معلوم نہیں ہوتا ہے اور مولوی صاحب جو دوا
 کی جمع کے لیے ہوئی سے جمعیت دونوں سنتوں کے بھی ہیں لطف اوسکا اہل علم و فضل
 نہیں ہے مہر جو بپ ارشاد مولوی صاحب ایسا وضع ہے کہ وحلت دارنید و عمر و کا کنار
 اوس وقت جابر ہوگا کہ مکمل ایسی ایک دارین داخل ہو کہ اوسین داخل ہوئی سے دخل ہوا و لد
 رید اور دار عمر و دونوں میں لازم اوی اور اگر دو دارین کہ اوسین سے ایک دار وید کا ہو نہ عمر و کا اور
 دوسرا دار عمر و کا ہو نہ وید کا تو کہنا جائز ہوگا حال انکہ سب اہل علم بطاہر ہے کہ یہ امر میں سلطان
 ہے اگر مشک ایک وقت دارنید میں کہ وہ دار عمر و وید کا داخل ہوا ہے اور دوسرے وقت میں
 دار عمر و میں کہ وہ دارنید نہ تھا جب یہی وحلت دارنید و عمر و کہنا صحیح اور درست ہے اور دوا
 کی جمع کے لیے ہوئی کے یہ معنی ہیں کہ وہ اسطوف اور اسطوف علیہ دونوں کے وقت
 پر انتساب اور تعلق میں دلالت کرتا ہے تو شب پر اس کے دلالت نہیں ہے کہ نہ دلالت
 یا تعلق بہ ترتیب نفس الامر میں یہ کیونکہ واجب کہ ترتیب دلالت نہیں کرتا ہے بلکہ
 سبب معنی پر ہی دلالت نہیں کرتا ہے پس جو شخص کہ انتہ رکعت کو سنت حضرت جابرؓ کا
 اور میں رکعت کو سنت حضرت عمرؓ و غیرہ فقہاء کے سمجھتا ہے اور کہی انتہ رکعت پر شہاد
 اور کہی میں رکعت وہ ازام کرتا ہی دونوں سنتوں کا اور جو صرف میں رکعت پر شہاد اور کہی
 رکعت پر شہاد والے طرح کرتا ہے وہ التزام کرتا ہے صرف ایک سنت کا اور اگر اس کا
 ہوسنت حضرت علیؓ علیہ السلام سے اور شہاد حدیث التزام دونوں سنتوں کا تو
 شخص کہ وہ انتہ رکعت کا خلاف کرتا ہے شہاد حدیث نہیں سمجھتا ہے بلکہ تو یہی صاحب نفسا
 قرآن کہ دونوں شہاد حدیث نہیں سمجھا آپ یا فتویٰ دیتے و لا انتہ رکعت پر شہاد
 سے قولہ صلی اللہ علیہ وسلم بارت ابن ہمام کے صریح ہے انتہ ہر دو رکعتوں میں

تراویح کے اقول سبحان اللہ مطلب ابن ہمام کا جو نسخہ تقدیر میں اونٹنے کہا خوب مولوی صاحب
 سمجھے لاریب یہ مطلب بزرگ ختم مولوی صاحب کا نہیں سمجھتا شاید اس عبارت ابن ہمام میں فیصل
 من نہ اکلہ ان قیام رمضان سنۃ احدى عشرہ بالوتر فی جماعة فعلہ علیہ السلام و ترکہ لعذر افادانہ لہ لا
 خیشہ ذلک باو اظہرتکم ولا شک فی تحقق الاس بن ذلک بوفاء صلی اللہ علیہ وسلم فیکون سنۃ و
 کوننا عشرین سنۃ تکلفای الراشدین وقولہ علیہ السلام علیکم سنتی و سنتہ الخ فالراشدین مذکور لی
 سنۃ و لا یتلزم کون ذلک سنۃ او اظہر بنفسہ الا بعدہ و مقدر عدم ذلک العذر انما استہدوا
 اللہ کان یواجب علی ما وقع منہ و ہوا ذکرناہ فیکون العشرون مستجابا و ذلک القدر منہا ہوسنۃ یہ عجا
 کہ ان قیام رمضان سنۃ احدى عشرۃ الخ اور عبارت ولا یتلزم کون ذلک سنۃ اور سنۃ
 باو اظہر بنفسہ الخ اور عبارت فیکون العشرون مستجابا و ذلک القدر منہا ہوسنۃ صریح ہو کے یہ
 نسبت مسنون ہونے میں کعت تراویح کی اب وہ لوگ کہ حکومت بھنوی عبارت سلیم بن ابی
 ہریرہ سے انصاف فرماوین کہ یہ کس پینے مولوی صاحب ہی یا نہیں کہ جو عبارت کہ صریح
 ہے بہ نسبت مسنون نہونے میں کعت تراویح کے او کو صریح مسنون ہونے میں کعت
 تراویح میں فرماتے ہیں قولہ عنہما؟ تمام کتاب فقہ مالال ہے کہ تراویح میں کعت سنت
 ہو کہ ہی اقول اقرہ او کذب کل کلام کا اتمام کتب فقہ مالال ہیں کہ تراویح میں کعت
 سنت ہو کہ ہی بلا حطہ باب اول روشنی ہے مولوی صاحب کو چاہئے کہ اس باب اور جو
 سے توبہ کریں صرف چند کتا لون میں مخالف مذاہب فقہاء کے تراویح کو نہ نہیں کعت کو سنۃ صحیح کو
 کعت ہی عامہ کتب فقہ میں صرف سنت ہونا تراویح کا یا میں کعت کا مرقوم ہے اور مالال
 میں سنت مصطلک فقہاء پر نہیں ہے اس لیے کہ صدق سنت مصطلک میں کعت پر فقہاء
 جیسا کہ باب اول میں معلوم ہوا۔

روایات مولوی شجاعت حسین

جو کہ صفحہ ۱۱- ہزار تراج میں رکعت بطریق زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک جو
قرآن مجید سنت و جماعت خصوص طریقہ حنفیہ میں توارث و تواتر علی آتی ہیں سنت ہی اسی پر
اجماع ہی تپتے لگتی ہے۔ روایت: اقول بطریق پر کہ میں کثرت جو وقت و ماہیت سنت
و جماعت خصوص حنفیہ میں توارث و تواتر علی آتی ہیں ایسی ہی آئندہ کثرت فعلی و نصرت
اور راجحہ سنت عمر بن ابی بن کعب اور تیم داری اور سلیمان بن ابی حشیمہ کو اور فعلی اور صحابہ سنت
زمانہ حضرت عمر بن اور فعلی تابعین اور تبع تابعین سے زمانہ عمر بن عبدالعزیز میں ثابت کیا
اور حاکمیت اس توارث و تواتر کی استحباب ہی نہ سنت اسلیمہ کہ مصطلح فقہاء میں صحت اور سبک
ہیں کہ جیسر موافقت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اور میں کثرت کا اہم ترین ہے۔ یہ پڑھنا
آیات بنین سے چہ جامی کے اپنی موافقت اور سیر ہو اور عمومی اجماع سنت ہونے کی اصل ہے
بلکہ خودی اور کرمانی اور ابوالخالد شراح جامع ترمذی نے اتفاق اور اجماع استحباب تراویح پر بحث
کیا ہے اور بعض کتب فقہ میں جو تراویح کا سنت ہو کہ وہ ہونا جامع صحابہ مرقوم ہے اول
تو میں رکعت کا سنت ہو کہ وہ ہونا جامع صحابہ مرقوم نہیں ہے دوسرے دو رکعت
اجماع صحابہ سنت ہو کہ وہ پختس تراویح پر ہی پایہ سنت کو نہیں پہنچتا بلکہ ایک صحابہ
سنت ہی سنت ہو کہ وہ ہونا تراویح کا مقبول بنین سے چہ جامی کہ اجماع صحابہ اور سیر ہو اور کثرت
رکعت کی سنت ہو کہ وہ ہونے پر اجماع مقصور ہے کہ خود حضرت عمر نے زمانہ خلافت اپنی
میں کیا رکعت پڑھائی ہیں اور زمانہ تابعین میں ہی اس قدر پڑھی گئیں ہیں کہ جبکہ میں کثرت
کا سنت ہو کہ وہ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے تو مفتی نے میں کثرت کا سنت ہو کہ وہ
کثرت ہو کہ کثرت ہے۔ حقیر اس جو شخص آئندہ کثرت کا کہہ کر دیتا ہے اور استیعاب سنت کثرت ہی
نہ وقت اجماع و جموع علی بلکہ مخالفت طہاربت و عیالہ بار شہادیت و اذنیہ القرون ثانی
اشم الدین و شمس المذہب بلکہ خود شمس الدین کثرت کی کہ سنت ہو کہ کثرت کی کثرت
اس سنت سے کہ میں کثرت کی کثرت ہو اور اجماع صحابہ و اہل بیت و ائمہ و

تراویح کی شام یا س کلام ابن ہمام سے پیدا ہوئے **اقول** زبان درازی سامعین الفاہ کی
 نامی قس رکب سے ہے اور ہم صیغہ مستقیم کو غلط اور کج کہنا صرف خلل مانع ہے ابن ہمام
 تصدیق کی ہے کہ دلیل سے سنت ہونا اللہ ہی کفایت کا ثابت ہوتا ہے پس شک نہیں جو کہ
 نے فتویٰ دیا سنت ہونی اللہ کفایت پر تو اس نے فتویٰ دیا مقتضای دلیل پر موافق کلام ابن
 ہمام کے اور فتویٰ دیا مقتضای دلیل پر تمام اہل فتویٰ کا واجب **قولہ** صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲ کلام
 دیگر اقوال دیگر فقہاء کو بوجہ ای تضاد کے نہ سمجھا **اقول** صرف اس کہہ نے سے کہ
 دو دن کلام اور اقوال دیگر فقہاء کو نہ سمجھا انہی حضرات کی ثابت نہیں ہو سکتی جو جب تک کہ بیان ہمام
 کی نامی لکھری اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عجیب مطلب عبارت فتح القدر اور طحاوی وغیرہ کا
 نہیں سمجھتا ہے صرف ہر قدر عبارت فتح القدر کو دیکھ لیا ہے کو نہا عشرین سنتہ کھلا لڑتے ہیں
 اور اس عبارت فتح القدر سے والی تارم کون بولک سنتہ او اسنتہ یا علیہ شیعہ الخ اور اس
 عبارت فتح القدر سے فیکون العشرین شہاؤ ذلک القدر منہا ہوا سنتہ اور اس عبارت سے
 او طحاوی سے فہاؤ لیکون اسنوں علی اصول مشائخنا ثانی منہا ہوا سنتہ یا علی شیعہ الخ
 کر لیا ہے اور سبب موافقت خلفای راشدین کے کے فعل کا کو سنتہ ہو کہ نہ خلاف خط
 فقہاء ہے **قولہ** صفحہ ۱۱۱ اس عبارت سے مراد یہ ہے کہ تراویح سنتہ ہو کہ ہے
 اور وہی میں کفایت ہے پہلی اقوال فقہای متقدمین اور متاخرین **اقول** بعض
 فقہای متقدمین اور متاخرین نے میں کفایت کو صفت کہا ہے نہ سنتہ ہو کہہ اور محل
 صحیح سنتہ کا او سنکے اقوال میں سنت غیر ہو کہہ ہے کیونکہ سنت ہو کہہ ہو کہہ ہو کہہ میں
 کہ جس پر موافقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واقع ہو سے ہو اور میں کفایت کا یہ ہے
 حضرت سے ثابت نہیں ہے یہ جو کہ موافقت حضرت کی میں کفایت پر ثابت نہیں
 میں ہیں اس کے اقوال کے تراویح سنت ہو کہہ کو میں کہہ سنتا میں البطلان ہے
قولہ صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲ بوجہ اس عبارت کے کہ تراویح ہر طرف بالذات ضمیمہ

[illegible]

روایات مولوی امیر علی شاہ صاحب

قولہ صفحہ ۱۹۔ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کتاب احیاء العلوم میں فرماتی ہیں انا اقول عمارت ایمان میں ضعیفہ کی راجح طرف تراویح کی ہے نہ طرف بین رکعت کی قولہ صفحہ ۲۰۔ ان روایات سے میں رکعت ہونا تراویح کا سنت بنی علیہ السلام انا اقول میں رکعت کی سنت بنی ہوئی کوئی دلیل نہیں ہے اور کسی روایت سے ان روایات سے تین رکعت ہی ہونا بین رکعت کا ثابت نہیں ہے اور خصم میں رکعت کو مخالف سنت بنی ہوتی نہیں کہتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ مستحب جانتا ہے مان یہ کہتا ہے کہ میں رکعت سنت مصطلکہ فقہانین سے ہے۔

روایات مولوی علی محمد عباسی چڑیا کوٹی

قولہ صفحہ ۲۴ تراویح میں سنت ہو کہ میں رکعت میں اکثر کتاب فقہ سے یہی ثابت ہو گیا اقول کسی کتاب فقہ فقہ سے میں رکعت کا سنت ہونا ثابت نہیں ہے مان تراویح میں رکعت کا سنت ہو کہ میں بعض کتاب فقہ میں رقم سے یہی قولہ صفحہ ۲۴۔ اور ایک روایت میں رسول مقبول سے یہی میں رکعت منقول ہیں اقول وہ روایت ضعیف ہے لائق حجت کے نہیں ہے جبکہ کہ باب اول میں معلوم ہوا قولہ صفحہ ۲۴۔ اور خلفای راشدین سے بطور متواتر میں یہی رکعت ثابت ہوئی ہیں اقول میں رکعت کا یہ بنا خلفای راشدین سے بطور احادیث ثابت نہیں ہے چہ جائے کہ بطور متواتر ثابت ہو قولہ صفحہ ۲۴ فی فتح القدر فالاصح انما سنتہ ہو کہ وہما لایستحقان الخلافۃ الراشدین اقول اقل عبارت فتح القدر میں یہ لفظ ہے ساتھ ساتھ کہ فی القدر ہو کہ لی کہ اصل عبارت فتح القدر میں صرف سنتہ ہی ہو کہ میں نے یہی قولہ صفحہ ۲۴۔ اور خلفاء راشدین کا عمل یہی ہے نہ کہ میں رکعت پڑھتے تھے رضی اللہ عنہم اقول خلفای راشدین سے پڑھنا میں رکعت کا ثابت نہیں ہے چہ جائے کہ عمل ان کا مخصوص میں رکعت میں ہو تو ان کا عمل

اوس ہی کتاب میں یہی سب سے واپاری وہی سستہ فی مصنفہ والطیر فی وغنہ السہمی من حدیث
ابن عباس رضی اللہ عنہ لہ علیہ السلام کان یصلی فی رمضان عشرين رکعة سوى الوتر فی الوطأ عن
یزید بن رومان قال کان الناس یقولون فی زمن عمر بن الخطاب لعشرين رکعة والوتر وقال الثوري
فی الخلاصة اساو صحیح والموطأ رواه باحدی عشره قوی وجمع بينهما بانه وقع اولائهم استقرار علی العشرين
فانما المتواتر اقول اس مبیحہ بیان نقل عبارت فتح القدير میں دو وجہ سے خیانت
کی ہے اولی بیچ من سے ایک عبارت طویلہ کہ جو شعر ضعف حدیث میں رکعت کے تھے
کہ وہاں سے دوم بعد اس عبارت کی نقل کی ہے تصحیح مدعی ختم عبارت فتح القدير میں تھی اوس
تصحیح کو نقل نہیں کیا پوری عبارت فتح القدير کی کہ جس سے خیانت اس سبب کی ظاہر ہے
واتاروی ابن ابی شیبہ فی مصنفہ الطیر فی وغنہ السہمی من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما
وعلم الصیغ فی رمضان عشرين رکعة سوى الوتر فضعفت بالی شیبہ ابن ابی شیبہ بن عثمان جلالہم فی
بن ابی شیبہ متفق علی ضعفہ مع الخاتمة للصحيح فثبت عشرين من زمن عمر رضی اللہ عنہ فی
الموطأ عن یزید بن رومان قال کان الناس یقولون فی زمن عمر بن الخطاب لعشرين رکعة و
روی السہمی فی الترمذی عن السائب بن یزید قال کانوا یقولون فی زمن عمر بن الخطاب فی شهر رمضان
لعشرين رکعة والله یقال الترمذی فی الخلاصة اساو صحیح فی الموطأ رواه باحدی عشره رکعة
وجمع بينهما بانه وقع اولائهم استقرار علی العشرين فانه المتواتر فیحصل من ذاک ان قیام رمضان
سنة احدى عشره رکعة وجمع بينهما بالوتر فی جماعة فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترک العید
افادانہ لولا خشیة ذلک لو اطبت کبر ولا شک فی تحقق الامر من ذلک بوفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیکون سنة وکوننا عشرين سنة خلفاء الراشدين وقوله علی اللہ علیہ وسلم علم کیم یستثی
سنة خلفاء الراشدين ذلک الی ستم ولا یستلزم کون ذلک سنة اذ سنة اذ اظہر بنفسه الا ان
و یثبته بعد ذلک العذر انما استقدنا انہ کان یواطى علی ما وقع منه من انہ لایکون العید من جملة
و ذلک القدر منہا ہی السنة

ردہ ہوا مولوی سراج الدین رحمہ اللہ

قولہ صغیر ۱۱ بیت کہت ہیں مگر کیا ہے سنت قرانی کو سب علمای اہل سنت و جماعت اقول
 یہ اقویٰ ہے اور کذب فصیح ہے کسی عالم دینی اعتبار سے علماء اہل سنت و جماعت میں کتب سنت
 تراویح کو میں کتب میں مصنفین کیا ہے چہ چاہی کہ سب علماء اہل سنت و جماعت نے سنت
 تراویح کو میں کتب میں مصنف کیا ہو اور جن کتابوں کا حوالہ دیا اوس میں یہ نہیں ہے قولہ صغیر ۱۲
 اور مسلم الثبوت اور شریح مولوی نظام الدین اور مولوی عبدالعزیز و ملاحار و ملاحصام نے
 اس قول پر فتویٰ کیا ہے کہ جو انکار اجماع امت کر گیا وہ شخص بالاتفاق است کافر و اقول
 مسلم الثبوت اور شریح مولوی نظام الدین اور مولوی عبدالعزیز میں میں نے کہا انکار مطلق
 اجماع امت بالاتفاق است کفر ہے اور شریح ملاحار و ملاحصام کی خارج میں مذکور نہیں ہے
 صرف یہ فتویٰ کہ کوئی مولوی صاحب کی ہے ملاحار و سبک داری عقلی و فہمی اور شریح فتویٰ
 وغیرہ پر ہیں اور ملاحصام نے جو فتویٰ کہتا ہے کہ یہ نہیں اور انکار یہ تصنیف مسلم ہے بہت
 پہلے ہے مسند پرانگی شریح ہوسنے کے کیا نہیں ہیں بہ حال مولوی صاحب کے جو کہنے قول
 دیہ ہے کہ یہ جہان میں ہے تو فتویٰ میں اجماع امت میں ہے کہ میں اولیٰ جہان و دوم جہان
 اور نگاہ و غیر صحابہ کے ہوں اور میں کہ نہ روایت کیا گیا ہے خلاف فتویٰ کا اوس میں سوم جہان
 اور نگاہ و غیر صحابہ کے ہوں ایسے امر میں کہ خلاف صحابہ کا اوس میں روایت کیا گیا ہے اور یہ اجماع
 امت میں ہے کہ میں نے کہ ان مراتب میں سے ہے کہ میں نے اجماع کا منکر کیا ہے اور جہان
 منکر کیا ہے منکر اور سکا اور منکر کیا ہے اجماع کا منکر کیا ہے منکر اور سکا اور منکر
 منکرات و منکر ایسا کہ ان میں سے منکر اور سکا اور منکر کیا ہے اجماع کا منکر کیا ہے منکر اور سکا
 طرف منکرات و منکر ایسا کہ ان میں سے منکر اور سکا اور منکر کیا ہے اجماع کا منکر کیا ہے منکر اور سکا
 من بعد من بعد یہ خلاف اجماع امت ہے اور منکر اور سکا اور منکر کیا ہے اجماع کا منکر کیا ہے منکر اور سکا

وكونه الاجماع المتشول احاد الاحتمال في ثبوت وكذا الاجماع الذي وقع من سكوت ولا وثنية نزل قطعا على ان
السكوت لا رضى لاحتمال عدم الموافقة مع ذلك

رد ہنوات مولوی فیض احمد

قولہ صفحہ ۲۲ اور اسی طرح بہت سی کتابوں فقہ میں ہیں کت سنت ہونے تراویح میں صراحت ہو کر
بین اقوال سنت ہونا میں کت کا صرف چند کتابوں میں ہے لیکن سنت اون میں معمول
سنت صحابہ پر ایسی کہ میں کت کا پڑھنا حضرت سے ثابت نہیں ہے اور سنت او کو کہتے ہیں
کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظامہ طہارت فرمائی ہو اور تکلیف شرع کثرت سے جو نقل کیا اوس میں
تراویح کا سنت ہونا مرقوم ہے نہ میں کت کا سنت ہونا قولہ صفحہ ۲۲ اور اجماع اہل الاسلام شرعا
وعیا اور حدیث شریفین اور ہاشمیا جاری و رائج ہیں کسی شخص نے اہل اسلام سے اس امر میں اجتناب
خلاف نہیں کیا اور مخالف او کا بتدعی ہے اقول میں کت کی رائج اور جاری ہو گئے لایعنی
نہیں آتا ہے کہ ائمہ کت جاری اور رائج نہوں اور اسی طور سے میں کت کے جواز پر اجماع ہے
مخالف اجماع ہونا جو کتبہ کت کا کہ میں کت کو یہ ہے جائز جاننا ہوا لازم نہیں آتا ہے کیونکہ ائمہ کت
کا چار ہونا سنت حضرت اور سنت صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ثابت ہے جبکہ آج کل کہتے ہیں
یہ تقدیرین اور تابعین میں سے ائمہ کت پڑھنے والی پر انکار نہیں کیا ہے اور اس مرتبہ اس
قول میں کہ کسی نے اہل اسلام سے اس امر میں اجتناب خلاف نہیں کیا مراد لکھا ہے آیا جواز میں کت کا
یا سنت ہو کہ ہونا میں کت کا برشق اول رد فتنہ کو چونکہ جواز میں کت کی ہیں اگر یہ مجیب اہل اسلام
سے نہایت کرنا ہے تو البتہ یہ قول اسکا صحیح ہے ورنہ اسکو یوں کہنا چاہئے تھا کہ کسی شخص نے اہل
سنت میں سے اس امر میں اجتناب خلاف نہیں کیا یہی بحر العلوم نے شرح مسلم میں لکھا ہے
اصحیح عند الخصم انہم لیسو کفار شی ثقل شتا و شتم الا خطابیہ یعنی صحیح نزدیک خفیہ ان کے کہ ہے کہ
اسو فیض نہیں ان کا ورنہ ان تک کہ قبول کر جائی ہے گو ان کو اس امر کا یہ کہ ایک فرقہ ہے

اور مین میں کہ وہ کافر ہیں اور برحق ثانی سنت ہونی میں کعت میں سنت لوگوں نے خلاف کیا ہے
 حنفیہ میں خلاف ابن ہمام صاحب فتح القدیر صاحب بحر الرائق اور طحاوی وغیرہ طشت از امام ہے
 اور بت علماء نے تراویح کی مستحب ہونی پر اتفاق اور اجماع ہی نقل کیا ہے اور اجماع استجاب خلاف ہے
 ساتھ کثرت مکرر نہ کہے میں کعت کی ہر صورت میں یہ اکابر حنفیہ اور سب مستحب کہنے والے تراویح
 بقول اس مجیب کی متبع ہونگی فتویٰ دہلی

خاتم کتاب

مخفی نہ رہے جو باب مین میں تحقیق کیا گیا وہ اوفق بالدلیل تھا اور اگر فرض کیا جاوی کہ قول آنحضرت علیہ
 الصلوٰۃ والسلام مارا لکم الذی رایت من ضیعکم حتی حشیت بین کتیب علیکم ولو کتیب علیکم بائسکم بہ خذوہ
 ثم اثبت نفس تراویح سے نہیں کہ بعض فقہای حنفیہ صحیحہ میں اس کے باعث کی موافقت سے
 حسب کراہی اور ہی فرض کیا جاوی کہ تراویح ایک نماز جیسا ہی نماز تہجد سے تاکہ موافقت حکم تراویح نہ بظاہر
 ثابت ہو اس صورت میں ہی سنت مکمل ہونا میں کعت تراویح کا ثابت نہ ہوگا اسلئے کہ سنت مکرر
 ہونا وہی مقدار کا ثابت ہوگا جس مقدار کا پڑنا آنحضرت سے ثابت ہے اور آئندہ کو اور سیر
 موافقت سے خذوہ فرمایا جو حدیث طبرانی المدینۃ ہے جو ابن ابیان وغیرہ نے روایت کی ہے
 پڑنا آنحضرت کا اور ان راویوں میں اللہ ہی کعت کو ثابت ہے اور حدیث ابن عباسؓ جو میں کعت پڑو
 کے باب میں ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے لہذا حنفیہ میں اس تقدیر پر ہی میں کعت
 کا سنت مکرر ہونا ثابت ہوگا سو ہی کعت کے تمام

تخلط نامہ مختاب ابی انوار

[illegible]

1191

194501

URDU STACKS

This book was taken from the Library
on the date last stamped. A fine of
1 anna will be charged for each day
the book is kept over time.
